سوال

(317) حاملہ کی طلاق کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی تھی اور دوسری عورت سے شادی کے پانچ ماہ بعد معلوم ہوا کہ پہلی بیوی نے میری بیٹی کو جنم دیا ہے کیا یہ طلاق جائز تھی یا نہیں؟ طلاق دیتے وقت مجھے علم نہیں تھا کہ میری بیوی حاملہ ہے کیا اسے واپس لانا جائز ہے؟ میں جب اپنی بیٹی کو دیکھنے گیا تو اس مطلقہ بیوی کے باپ نے اس مقررہ رقم کو قبول کرنے سے انکار کر دیا جو میں ہر ماہ اپنی بیٹی کو دینا چاہتا تھا' لہٰذا اب میں جب بھی بیٹی سے ملنے جاتا ہوں تو صرف کپڑے ہی لے کر جاتا ہوں کیا میری کوئی اور بھی ذمہ داری ہے یا نفقہ نہ دینے کی وجہ سے مجھے گناہ تو نہ ہوگا؟ رہنمائی فرمائیں' اللہ تعالیٰ آپ کو برکت عطا فرمائے!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

حاملہ عورت کو طلاق دینا صحیح ہے اور حالت حمل میں طلاق واقع ہو جاتی ہے' یہ طلاق سنت ہی کی ایک قسم ہے جب کہ حائضہ کو طلاق دینا بدعت ہے' اسی طرح غیر حاملہ کو بھی اس طہر میں طلاق دینا بدعت ہے جس میں اس کے شوہر نے اس سے مقاربت کی ہو اور حمل واضح نہ ہو سکا ہو' بہر حال مذکورہ طلاق واقع ہو گئی ہے اور صحیح ہے اور اگر طلاق ایک یا دو ہیں تو عورت کی رضامندی سے نئے نکاح اور نئے مہر کے ساتھ رجوع جائز ہے اور اگر طلاقیں تین ہیں تو پھر وہ عورت تمہارے لئے حلال نہیں الا یہ کہ وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح کرے (اور وہ کسی خفیہ منصوبہ بندی کے بغیر' برضا ورغبت از خود طلاق دے یا فوت ہو جائے)۔

حمل کی مدت کے دوران بیوی کا خرچہ آپ کے ذمہ تھا اور اگر آپ نے نفقہ نہیں دیا حتی کہ اس نے بچے کو جنم دے دیا تو نفقہ ساقط ہو جائیگا' آپ کی بچی کا نفقہ تو آپ پر واجب ہے اور اگر بچی کا نانا اس نفقہ کو ادا کرنا چاہتا ہے تو یہ آپ سے ساقط ہو جائیگا اور اگر باہمی رضامندی سے خرچہ کا مسئلہ حل ہو جائے تو ٹھیک' ورنہ اختلاف کی صورت میں اس مسئلہ کو شہر کے قاضی کی عدالت میں پیش کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ اس ماہوار نفقہ کا تعین کر دے' جس کی یہ بچی مستحق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

محدث فتویٰ